© rasailojaraid.com

مطبوعات

مولانا گلزار احمد مظاہری مؤلف: پروفیسر اعجاز فاروق اکرم (اندر حرفِ آغاز کے خاتمے پر مرتبین لکھا ہوا ہے۔) ۔ ناشر: مطبوعات علماء اکیڈمی (منصورہ، لاہور) سفید کاغذ پر اچھی طباعت۔ صفحات: سوا پانچ سو سے زائد، مجلد قیمت ۸۸/- روپے (آج کے حالات میں بہت ارزاں)۔

بڑی اہمیت کی بات ہے کہ اپنے جُدا ہونے والے بزرگوں اور دوستوں کی شخصیتوں اور خدمات کو قلمی نقوش میں محفوظ کرلیں۔ اس طرح علم، فکر و نظر، عشقِ مقصد، اسالیب کار اور شائستگیٔ اطوار اور درخشانیٔ کردار کی مثالیں ہمارے سامنے رہیں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ بڑی حد تک یہ کام ہو رہا ہے۔

مولانا گلزار احمد مظاہری سہارن پور سے علوم کا خزانہ لے کر تحریک اسلامی میں آئے اور اُسے لٹانے میں مصروف ہوگئے۔ انہوں نے نہ صرف اپنی موثر خطابت کے ذریعے حقائقِ دینی کو اپنے رفقاء اور عوام تک پہنچایا بلکہ اس مقصد سے لسانی اور خطابتی لحاظ سے ایسے ایسے اسلوب اختیار کیے جو ہر قسم کے ماحول کے لحاظ سے اہمیت رکھتے ہوں۔ کمال یہ ہے کہ انہیں بہت سے اکابر کا اندازِ خطابت اس طرح ذہن نشین تھا کہ اگر ان کی ثقاہت مانع نہ ہوتی تو وہ ان کی خطابتی تصویریں کھینچ دیتے۔

ایک خط میں وہ اپنے عزیز صاحبزادے فرید احمد کو لکھتے ہیں کہ:

"اگر انسان ہدایت ربّانی کے تحت اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو وہ انسان بھی ہے اور اپنی ذات، اپنے اقرباء، اپنے پڑوسیوں، شہریوں، ہم وطنوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور تمام عالمِ انسانیت کے لیے مفید ہے۔" (ص ۵۱۸)

اسی سلسلۂ کلام کا اختتام یوں کیا کہ:

"انہی اُمور کے پیشِ نظر میں نے اپنی زندگی عمومی طور پر بھی اور خصوصی طور پر بھی ان اُمور میں لگائی۔ تعلیمی، تبلیغی دائرہ میں کام کیا۔..... جماعت اسلامی میں شمولیت اس کام کے لیے تھی، جامعہ قاسم العلوم اس کام کے لیے بنایا، اتحاد العلماء کی تشکیل اسی کام کے لیے کی۔" (ص ۵۱۹)

جامعہ قاسم العلوم کے علاوہ مولانا گلزار احمد مظاہری کے دو بہت بڑے کارنامے ہیں۔ ایک علماء اکیڈیمی منصورہ کا قیام، جہاں چند ماہ کے کورس کے لیے جدید اور قدیم زیرِ تعلیم (یا تعلیم یافتہ) نوجوان جمع ہوتے ہیں اور دونوں اطراف کے ماہر اساتذہ کی رہنمائی میں باہمی تبادلۂ علوم کرتے ہیں۔ یعنی دو دریا اس اکیڈیمی میں آکر مل جاتے ہیں (مرج البحرین) یہ تخیل ایک وسیع شکل میں ہمیشہ جماعت اسلامی کے سامنے رہا۔ مگر کام اتنا بھاری تھا کہ عمل میں نہ آسکا۔ مظاہری صاحب نے اُس منصوبے کا ایک خلاصہ ذہن میں تیار کیا اور مختصر وقت کے لیے محدود پروگرام اسی مقصد کے لیے طے کر لیا۔ کام اب جاری ہے۔

دوسرا بڑا کام اتحاد العلماء کا قیام ہے اور یہ اُس طعنے کا اچھا عملی جواب ہے کہ علماء متحد نہیں ہوتے اور صرف اختلاف ہی کر سکتے ہیں۔

مولانا مظاہری میں شخصی طور پر جذبۂ محنت و قربانی موجود تھا، سادگی سے زندگی گذار دی، مگر اُن کی سادگی خوش نما تھی۔ قرأت میں کچھ کے بھی ہوتی، طبیعت میں کچھ مزاح بھی تھا۔ اس کتاب کے مرتب (یا مرتبین) نے فہرست میں ان لوگوں کے نام درج نہیں کیے جن کی تحریریں جمع ہیں۔ علاوہ ازیں مولانا مظاہری کے خطوط بہت کم شاملِ کتاب ہیں، اعلان کر کے اور جگہ جگہ جا کر لوگوں سے یہ جواہر سمیٹنے چاہئیں تھے۔

مگر یہ چھوٹی باتیں ہیں۔ یہ کتاب بڑی چیز ہے اور اہلِ ترتیب اور اہلِ نشر اور اہلِ مطالعہ کو مبارک ہو۔

© rasailojaraid.com